اسلام میں مسجد کا تصور اور مدینہ کی ریاست میں مسجد نبوی ﷺ کے کردار کا جائزہ

The Role of Masjid-e-Nabvi ﷺ in the Light of Islam

ڈاکٹر محمد رضوان*

صدف بٹ**

Abstract

Present study seeks to highlight the role of mosque as a religious institution in Islam. It is admitted that Mosque is a spiritual centre of the Muslim community. Its position is vitally significant and unique in Islamic society as it is a place of religious actualization where Muslims bow themselves before Allah to attain the spiritual fulfilment and self-realization through prayers and religious congregations. The role of mosque encompasses the daily lives of Muslims; therefore it is imperative to conduct a detailed study in the nature and spirit of this institution with relation to the establishment of a Muslim society. Masjid-i-Nabvi, the first Mosque of the Muslims was built by the Prophet Muhammad (PBUH) Himself in order to provide them a place for supplication, learning, meeting and socializing with each other, receiving the delegations and preparation for expeditions etc. This paper will analyze the role of Masjid-e-Nabvi as a cradle of learning and the spiritual growth of the Muslims under the leadership of Prophet Muhammad (PBUH). It will try to pinpoint the status of

* چیئر مین/ ایسو سی ایٹ پروفیسر،شعبہ مطالعہ پاکستان، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

** ایم فل سکالر، شعبہ مطالعہ پاکستان، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

Masjid-e-Nabvi as the prime religious institution in Islam and its impact on the existing standing of mosque in Muslim society.

KEY WORDS: Islam, Masjid-e-Nabvi, Muslims, Spiritual Institution, Religion

تعارف:

مسجد اسلامی معاشرے کا ایک اہم ستون ہے۔ اس نے ہمیشہ سے مسلمانوں کے لئے کثیر الافعال کردار ادا کیا ہے۔کسی بھی اسلامی معاشرے کا مسجد ایک لازمی جزو ہے۔ تاہم دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے برعکس مسجد نے ہر دور میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ عبادت کے علاوہ سماجی سرگرمیوں کا بھی مرکز رہی ہے۔ یہ افراد کی سماجی، سیاسی، قانونی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ان کی درس و تدریس کا بھی محور و مرکز رہی ہے۔مسجد بنیادی طور پر عربی کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں ''سجدہ کرنے کی جگہ'' یعنی جہاں انسان اللہ پاک کو معبود حقیقی مان کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ تاہم روزمرہ الفاظ میں مسجد وہ پاک جگہ ہے جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ مسجد کی تاریخی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہ مسلمانوں کا ایک ایسا محور و مرکز رہا ہے کہ جہاں حضرت محمدﷺ ہمیشہ خطبات دیا کرتے اور اسلامی برادری کے مسائل سے متعلق حل تجویز فرماتے۔ مسجد میں ہی آپﷺ نے اپنے ساتھیوں کو زندگی جینے کے ڈھنگ سیکھائے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مسجد میں دو طرح کی تعلیم دی جاتی تھی۔ دینی اور دنیاوی۱۔ مسجد میں قانونی شرعی ماہر اور امام اسلامی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اسلام کی اشاعت کا کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے تمام پہلوؤں مثلاً سماجی، قانونی، مذہبی اور سیاسی معاملات ہائے فکر کے بارے میں یہی علماء کرام اپنی رائے اور تجاویز پیش کرتے تھے۔۲

مسجد اللہ کا گھر ہے، جس کی وجہ سے اسلامی ریاست میں اس کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ مسلمان ممالک میں ہر شہر، قصبے، گاؤں نیز ہر دوراہے پر مسجد نظر آتی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ علاقے کے مکین اپنے مذہبی اور سماجی معاملات کی ادائیگی میں اسے ایک مرکز کی حیثیت دیتے ہیں۔

مسجد ہر شکل اور جسامت میں پائی جاتی ہے۔ ماہر تعمیرات نے عمدہ، دیدہ زیب مساجد تعمیر کی ہیں جس کا اولین مقصد پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی ہے، اگرچہ مسلمان مسجد کے علاوہ کہیں بھی نماز ادا کر سکتے ہیں سوائے گندی اور ناپاک جگہ کے۔ نبی اکرمﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

''تمام دنیا میرے لئے مسجد کی طرح ہے''۔۳

تاہم مسجد کی سماجی حیثیت سے کسی صورت بھی انکارنہیں کیا جا سکتا جو مسلمانوں کے آپس کے رابطے کا موثر ذریعہ ہے۔ یہ ایک مقدس عبادت گاہ ہے۔ جہاں نمازی اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اُسے سجدہ کرتا ہے۔ اور یوں اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے۴۔ جو کہ اللہ اور نمازی کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ دعا سے عاجزی نصیب ہوتی ہے اور جائز حاجات پوری ہوتیں ہیں اور اللہ سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں بہت ساری مذہبی تقریبات مسجد میں منعقد کی جاتی ہیں۔ عام طور پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر خطبات بھی مسجد میں دیئے جاتے ہیں۔ سیرت النبیﷺ کے مقدس عنوان سے معبر تقاریب، شب معراج، شب برات، شب القدر اور شبِ عاشور کے موقع پر دیئے جانے والے پرمغز خطبات بھی اکثر مسجد میں ہی سننے کو ملتے ہیں۔

مسجد کو انگریزی زبان میں Mosque کہا جاتا ہے تاہم مسجد اور Mosque کے منطقی سلسلے میں کافی کمی پائی جاتی ہے۵۔ چودھویں صدی کے آخر اور پندرہویں صدی کے شروع میں Mosque کا لفظ فرانسیسی زبان سے انگریزی زبان میں شامل ہوا۔ جس نے قدیم فرانسیسی لفظ Mousquaie سے جنم لیا ہے۔ فرانسیسیوں نے یہ لفظ قدیم اطالوی زبان کے لفظ Moschtea سے حاصل کیا تھا جو کہ اطالیوں نے عربی زبان کے لفظ مسجد یا قدیم ہسپانوی لفظ Mesquita سے اپنی زبان میں شامل کیا تھا۔۶

لہٰذا Mosque کے معنی ہیں سجدہ کی جگہ۔ کچھ مسلمان مسجد کا لفظ عام طور پر استعمال کرتے ہیں اور لفظ Mosque سے اجتناب کرتے ہیں۔ اصل میں یہ غلط تاثر پھیلایا گیا ہے کہ Mosque کے لفظ نے Mosquito سے جنم لیا ہے جو کہ ایک توہین آمیز اصطلاح

ہے۔۷ جبکہ مسجد اور Mosque کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لسانی مباحث سے ہٹ کر دونوں الفاظ کے مطالب پر غور کرنا چاہیے۔ دونوں الفاظ اسلامی معاشرے میں اپنے مطالب کی بناء پر اونچا مقام رکھتے ہیں۔ اور دونوں ہی مسلمانوں کے مذہبی نقطہ نظر سے بلند احساس کے حامل ہیں۔

اسلامی معاشرے میں مسجد کا کردار:

مسجد کو بلاشبہ بنی نوع انسان کی مساوی علامت کا اظہار کہا جا سکتا ہے جو رنگ، ذات پات، نسل اور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہے، اسی طرح نماز سے پہلے اذان دینا اور نماز کی طرف بلانا اسلامی معاشرے کی خوبصورت روایت ہے۔ اذان سننے والا اذان کا جواب دیتا ہے اور اللہ کے حضور سر جھکاتا ہے۔ نبی پاکﷺ کے زمانے میں افریقی غلام (جنہیں بعد میں رہا کر دیا گیا تھا) کو اذان دینے کا فریضہ سونپا گیا۔ بہت سے دوسرے امور کی طرح نبی پاکﷺ کا یہ انتہائی اقدام بامقصد تھا جس سے تمام بنی نوع انسان کو یہ پیغام دینا تھا کہ اسلامی معاشرے میں سب برابر ہیں۔ اسی طرح نماز کے لئے اذان دینا درحقیقت وہ پُراثر ذریعہ تھا جس کی بدولت تمام مسلمانوں کو وقت کی پابندی کی تربیت و ترغیب دی گئی جس نے اسلامی تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے اہم کردار کیا ہے۔ درحقیقت مسجد شروع سے ہی مقدس جگہ کے طور پر اذان، نماز، مذہبی احکامات، مراقبہ، نوافل اور مدرسے کے طور پر استعمال ہوتی آئی ہے۔۸

اسلام میں مسجد کا کردار ہمیشہ سے مسلمہ رہا ہے۔ یہاں مسلمان مالی حیثیت، رنگ، نسل اور رتبے سے بالاتر ہو کر اپنی عبادات اور معاملاتِ زندگی طے کرتے ہیں۔ اکٹھے ہو کر عبادت کرنے سے یہ پیغام ملتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ ایک دوسرے سے جڑے رہیں، اللہ کی عبادت کریں اور فرقوں میں نہ بَٹ جائیں۔

یہیں پر ماہر علماء کی زیر نگرانی بچے اور بڑے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ان کو زندگی گزارنے کا بہترین نسخہ فراہم کرتا ہے۔ اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ

مسجد مسلمانوں کے اتحاد و سالمیت کا نشان ہے۔ جہاں ہر مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ کی عبادت کرتا ہے۔۹

نبی کریمﷺ کے دور میں مسجد کا کردار:

نبی پاکﷺ نے ہجرت کرنے کے بعد مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلے مسجد تعمیر کی۔ روایات کے مطابق آپﷺ جب مدینہ پہنچے تو آپﷺ نے اپنے قیام کا فیصلہ اپنی اونٹنی قصواء پر چھوڑ دیا۔ جو دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی زمین پر آکر بیٹھ گئی تب نبی کریمﷺ نے وہیں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ زمین کی خریداری کے بعد مسجد کی تعمیر عمل میں لائی گئی۔ اسلامی ریاست میں بننے والی یہ پہلی مسجد انتہائی سادہ تھی، جس کی دیواریں مٹی اور گارے سے بنی تھیں، ستونوں کے طور پر کھجور کے تنوں کو استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن یہ سادہ سی مسجد اسلامی ریاست کی پہلی عظیم الشان درسگاہ تھی۔ جو اسلامی ریاست میں صدر دفتر (Head Quarter) کا درجہ رکھتی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ ایک ایسا تعلیمی مرکز تھا، جہاں نبی پاکﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو پڑھاتے اور ان کی تربیت فرماتے۔ حضرت محمدﷺ نے مسجد کی چار دیواری میں لوگوں کو اسلام کے بارے میں آگاہ کیا اور انہیں مہذب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مسجد میں ہی آپﷺ نے مسلمانوں کو ترقی کے وہ جوہر سکھائے جو بعد میں ان کی حکمرانی پر منتج ہوئے۔ مسجد نبویؐ میں امور سلطنت کے ساتھ ساتھ دوسرے معاملات بھی سرانجام دیئے گئے ہیں مثلاً ماہر علماء نے فقہ کی کتابوں کو قابل غور مدارج میں تقسیم کیا ہے۔۱۰

مسجد کے کردار کے بارے میں امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ مسجد علماء کے لئے اجتماعات کا ایسا مرکز ہے، جہاں اللہ کی یاد میں پانچ وقت کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اور درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تقاریر وغیرہ کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ جب حضرت محمدﷺ نے مسجد میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تو سلطنت کے امور یہیں طے کیے جاتے تھے، سیاسی امور پر گفت و شنید بھی مسجد میں ہی کی جاتی تھی،

جنگ میں لڑنے والے جانباز سپاہیوں کی تعیناتی بھی مسجد میں بیٹھ کر کی جاتی تھی۱۱۔ حقیقتاً مدینہ کی اسلامی ریاست میں مسجد کو پارلیمینٹ کا درجہ حاصل تھا۔ جہاں حکومتی امور پر بحث کی جاتی اور ان کی روشنی میں فیصلے لئے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد ہی میں دوسری ریاستوں سے آئے سفیروں سے ملاقات فرماتے اور ان کے ساتھ ریاستی معاہدوں پر گفت و شنید فرماتے تھے۔ ریاستی امور سے متعلق بحث و مباحثہ بھی مسجد میں ہی ہوتا۔ ساتھ ہی ساتھ مسجد کو عدالت کا درجہ بھی حاصل تھا۔ ہر عام و خاص حصولِ انصاف کے لئے مسجد ہی کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور فریقین کے مابین تنازع کا فیصلہ یہیں کیا جاتا تھا۔ باقاعدہ گواہوں کے بیانات قلمبند کیے جاتے اور مقدمات کے فیصلے سنائے جاتے تھے۔ مسلمانوں کو مکمل آزادی تھی کہ مسجد میں آکر ریاستی امور کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔ کسی بھی موضوع پر فیصلہ لینے سے پہلے کثیر تعداد میں لوگوں کی رائے لی جاتی اور پھر مستند رائے کو فیصلے کی شکل میں ڈھالا جاتا۔ آپ ﷺ کے دور میں ذرائع ابلاغ و ثقافت کا شعبہ بھی خاصہ مسجد تھا۔ غرض یہ کہ مسجد سماجی، سیاسی، ثقافتی روایات کا وسیع و عریض نظارہ تھا، جہاں دینی و دنیاوی زندگی کے ہر امر کو مساوی حیثیت حاصل تھی۱۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر دور میں مسجد تعمیر کرو اور انہیں صاف اور خوشبودار رکھو''۔

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''مسجد کی جانب وہی رجوع کرے گا جو اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے''۔۱۳

حدیث مبارکہ کے مطابق مسجد جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر کسی نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرے گا''۔۱۴

مسجد کی اہمیت کو اجاگر کیے جانے کی غرض یہ حدیث وارد ہوئی یعنی جو زمین پر اللہ کا گھر (مسجد) بنائے گا اسے روز آخرت اس کا بدلہ دیا جائے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنایا جائے گا۔ ہر دور اور ہر عہد میں مساجد کی تعمیر ہوتی رہی ہے۔ جس کی بدولت نت نئے ڈیزائن اور جدید فن تعمیر نے اس کو دوام بخشا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے جھنڈے تلے سائنس اور علمِ فنون نے بے انتہاء ترقی کی ہے۔ فن تعمیرات خاص طور پر مسلمانوں کا مشغلہ اور شوق رہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے مسلمان حکمرانوں نے شاہکار مساجد تعمیر کرائیں جن میں ماہر تعمیرات نے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں دنیا کی خوبصورت ترین عمارات بنا دیا۱۵۔ جیسا کہ بیان کیا گیا کہ اللہ پاک خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور اللہ کا گھر خوبصورت اور صاف ہونا چاہیے۔ اسلام نے انہی مساجد کے ذریعے ہمیں دینی اور دنیاوی زندگی گزارنے کے ڈھنگ سکھائے۔ معاشرے میں رہنے کے طریقے اور قریبی رشتوں کو نبھانے کی رہنمائی فراہم کی۔

دنیائے اسلام کی ابتدائی مساجد:

اسلامی معاشرہ مسجد کے بغیر نامکمل ہے۔ دنیا میں مساجد کی تعمیر زمانہ ظہورِ اسلام سے چلی آ رہی ہے۔ اسلامی معاشرے میں مسجد اقصیٰ بیت المقدس کو پہلے قبلہ کے طور پر انتہائی اہمیت حاصل رہی۔ جس کو آج بھی مسلمانوں کے اہم مذہبی مقام کی حیثیت حاصل ہے۔ قبلہ مسجد حرام بیت اللہ کو اس وقت دنیا اسلام کی سب سے مقدس جگہ ہے۔ یہ دنیا میں رہنے والے تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ جس کی جانب وہ رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔۱۶ خانہ کعبہ کی تعمیر تقریباً 4500 سال پہلے حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اللہ کے حکم پر عمل کر کی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۱۷

ترجمہ: اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دُعا

کیے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

خانہ کعبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک قرآن حکیم میں فرماتے ہیں:

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکا وھدی للعلمین۱۸

ترجمہ: پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ بابرکت اور جہاں کے لئے موجبِ ہدایت۔

اگرچہ خانہ کعبہ کی حیثیت ہمیشہ سے ہی ایک مرکز و محور کی رہی ہے تاہم یہاں نبی اکرمﷺ کی پیدائش سے قبل ۳۶۰ بت موجود تھے۔ جن میں اہم بت جبل، لات، منات اور عزی تھے۔ جو کہ سال کے دنوں کی نمائندگی کرتے تھے۔۱۹ اسلام کے ظہور کے بعد بھی کعبہ کی حرمت میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ نبی پاکﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد شعبان دو ہجری میں اللہ پاک کا حکم نازل ہوا کہ آپ قبلے کا رُخ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کی طرف موڑ لیں۔

قد نری تقلب وجھک فی السمآء فلنولینک قبلۃ ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام۲۰

ترجمہ: ''(اے محمدؐ) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا، دیکھ رہے ہیں سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے تو اپنا منہ مسجد حرام خانہ کعبہ کی طرف پھیر لو''۔

خانہ کعبہ مسلمانوں کی عبادت کا مرکز و محور ہے۔ حج کا مقدس فریضہ بھی مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہاں کعبۃ المشرہ کے علاوہ حجرِ اسود، زم زم کا کنواں، مقام ابراہیم اور صفا و مروہ کی پہاڑیاں واقع ہیں۔۲۱

بیت اللہ اور بیت المقدس کے علاوہ مسجد نبویﷺ دنیائے اسلام کی اہم ترین مسجد ہے۔ مسجد حرام دنیا کی سب سے بڑی اور مسجد نبویﷺ دوسری بڑی مسجد ہے۔ یہ دونوں مساجد اسلام میں مرکز و محور کی حیثیت رکھتی ہیں۔

حضرت محمدﷺ کی زندگی میں مسجد نبویﷺ کا کردار:

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ نبی اکرمﷺ کی مدینہ ہجرت کے بعد انہوں نے اسلامی ریاست قائم کی تو ساتھ ہی مسجد کی تعمیر بھی کی۔ جو مٹی اور گارے سے بنی اینٹوں، کھجور کے پتوں اور تنوں سے بنائی گئی تاہم یہ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی سرگرمیوں کا مرکز قرار پائی۔ ابتداء میں مسجد کے تین دروازے تھے۔ باب ال رحما، باب جبرائیل اور باب نساء۔ تاہم پہلی اہم توسیع جنگ خیبر کے بعد کی گئی۔۲۲

شروع میں نبی پاکﷺ نے مسجد کے اندر الگ سے ایک جگہ مختص کی جو کافی ٹھنڈی اور پرسکون تھی۔ یہ خاص طور پر ان مسافروں کے لئے تھی جو دورانِ سفر وہاں رات گزارتے تھے۔ یہاں وہ لوگ بھی رات کو قیام کر سکتے تھے جن کے پاس رات گزارنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ مسجد نبویﷺ میں نماز ادا کرنے کے علاوہ درس و تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیا جاتا تھا۔ یہیں پر اسلام کی پہلی تعلیمی درسگاہ صفہ کے نام سے قائم کی گئی یہاں کے طالب علم وہ لوگ تھے جو غریب اور یتیم تھے جو قرآن پاک پڑھنا سیکھتے، حفظ کرتے اور قرآن کی تعلیمات کو سمجھتے تھے اور آپس میں قرآن کی تعلیمات پر پُرمغز بحث کیا کرتے۔

یہ تمام طالب علم اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔ یہ حضرات آپس میں علم و فضل میں آگے نکلنے کی کوشش کرتے تھے۔ مشہور راوی حضرت امام ابوہریرہؓ بھی صفہ درسگاہ کے اہم طالب علم تھے۲۳۔ استاد الاساتذہ حضرت محمدﷺ نے اصحاب صفہ کو اپنی زیر نگرانی تعلیم و تربیت دی۔ یہی صحابہ کرام باہر جا کر لوگوں کو اسلام کی تعلیمات پیش کرتے تھے۔ یہ دور نہایت کٹھن اور مشکلات سے بھرپور تھا۔ غربت کے باوجود یہ مسلمان آپؐ کی قیادت میں مسجد کے احاطے میں بیٹھتے اور ایک دوسرے کو علمی، مالی اور جذباتی تعاون دینے میں فخر محسوس کرتے۔ یہ حقیقت میں مسجد اور منبر کے بے لوث کردار کے باعث ممکن ہوا۔

مسجد نبویﷺ کی اہمیت کا اندازہ رسولِ اکرمﷺ کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔

''مسجد اقصیٰ، مسجد حرام اور مسجد نبویﷺ کے سوا کسی اور مسجد کا سفر اس قصد اور

ارادہ سے نہ کرو کہ وہاں نماز کا ثواب اس سے بڑھ کر ملے گا''۲۴۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں نماز کے قیام کی اہمیت سے متعلق فرماتے ہیں:

''مسجد نبوی ﷺ اور مسجد حرام میں ادا کی گئی ایک نماز کا ثواب ہزار نمازوں سے بڑھ کر ہے''۔ ۲۵

مسجد کا ایک اہم عنصر منبر ہے جس کی اہمیت مسجد میں دل کی سی ہے، مسجد نبوی ﷺ میں بھی منبر بنایا گیا تھا، جہاں آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس سے پہلے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے لئے کوئی خاص جگہ مختص نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اُن (ﷺ) کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی جائے، یوں وہ منبر بنایا گیا جس کو آج بھی خصوصی مقام حاصل ہے۲۶۔ مسجد نبوی ﷺ مسلمانوں کا وہ تعلیمی مرکز تھا، جہاں مفت تعلیم دی جاتی تھی اور تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا۔ تعلیم و تربیت کا اصل مقصد اسلامی ریاست کے باشندوں کو مفید اور مہذب شہری بنانا تھا۔ یہی مسجد غریب، ضرورت مند اور بھوکے لوگوں کے لئے پناہ گاہ کا فریضہ بھی سرانجام دیتی تھی اور مسافروں اور بے گھر افراد کے لئے چھت تھی۔

مسجد نبوی ﷺ اسلامی ریاست کی پہلی پارلیمنٹ تھی جہاں ریاست کے امور زیر بحث لائے جاتے۔ مسلمانوں کی موجودگی میں باہمی مشاورت کے بعد فیصلہ کیا جاتا تھا۔ تمام افراد کو بحث و مباحثہ میں شرکت کی دعوتِ دی جاتی اور ان افراد کے حتمی فیصلے کو آخری فیصلہ مانا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ اقدام انتہائی کامیاب رہا۔ جس سے تمام مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی فضا ہموار ہوئی اور سب اپنی مساوی حیثیت کو سمجھتے ہوئے مشاورتی اُمور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ نبی پاک ﷺ کا یہ اقدام آج بھی سراہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے اس اقدام کو Participative Leadership Style کہا جاتا ہے۔۲۷

ریاستی امور پر گفت و شنید کے علاوہ مسجد نبوی ﷺ ریاست کی سپریم کورٹ کے فرائض بھی انجام دیتی تھی۔ یہاں باقاعدہ مقدمے سنے جاتے، کسی بھی دو متاثرہ خاندانوں

کے درمیان کیس کی سنوائی ہوتی۔ گواہوں کے بیانات سنے جاتے اور فیصلہ صادر کیا جاتا، یوں مجرم کو سزا دی جاتی۔ یہاں پر فوجی اور دیوانی دونوں طرح کے مقدمات کی سنوائی ہوتی تھی۔ گھریلو تنازعات سے لے کر بڑے بڑے معاملات قاضی الاقضاء حضرت محمدﷺ کی نگرانی میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کیے جاتے۔ مسجد نبویﷺ آپﷺ کے دور میں مدینہ کی ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔ نکاح جیسا مقدس فریضہ بھی مسجد میں سرانجام پاتا تھا۔ اس کے علاوہ عقیقے کی خوشی بھی مسجد میں منائی جاتی تھی۔ بچے کا نام رکھتے وقت والدین کی کوشش ہوتی کہ نبی اکرمﷺ یا صفہ کے علماء سے نام رکھوایا جائے۔ اسی طرح مسجد کے احاطے میں نماز جنازہ ادا کی جاتی تھی۔ عیدین کے خطبات بھی مسجد میں دیئے جاتے تھے۲۸۔ مساوات اور بھائی چارہ نبی اکرمﷺ کی زندگی میں اپنی اوج پر تھا۔

اندرونی معاملات کے ساتھ ساتھ مدینہ کی ریاست کے امور خارجہ بھی مسجد نبویﷺ میں طے کیے جاتے تھے، گفت و شنید کے علاوہ بیرونی ممالک سے آنے والے وفد کو بھی مسجد میں خوش آمدید کہا جاتا تھا۔ بیرونی وفود کی پیش کشوں پر باہمی غور ہوتا جس میں تمام مسلمانوں کو مدعو کیا جاتا اور بہترین متفقہ فیصلے اور تجاویز کا چناؤ کیا جاتا، باہمی مشاورت کے بعد مسجد نبویﷺ میں سفر کا چناؤ بھی کیا جاتا تھا اور مختلف قبائل کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے وفود کا چناؤ بھی مسجد میں ہی کیا جاتا تھا۔ درحقیقت ان تمام امور کا مقصد عام آدمی کو ریاست کے امور سے باخبر رکھنا اور ریاستی معاملات کو صاف و شفاف رکھنا تھا۔۲۹

حضورﷺ کے دور کی دفاعی پالیسی اور دفاعی معاملات بھی مسجد نبویﷺ میں ہی سرانجام پاتے۔ موجودہ اور آنے والے خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے دفاعی پالیسی تشکیل دی جاتی اور اسلامی ریاست کی سرحدوں کو دشمنوں کے مقابلے سے بچانے کے لئے حکمت عملی ترتیب دی جاتی۔ یوں مسجد نبویﷺ وہ جگہ تھی جہاں جنگ کی منصوبہ بندی کی جاتی تھی اور آلات جنگ مثلاً ہتھیار، گھوڑے اور سپاہیوں کے لئے زادِ راہ سب مسلمانوں کے تعاون سے اکٹھا کیا جاتا تھا۳۰۔ سپاہیوں کا چناؤ اور تربیت کا بڑا حصہ بھی مسجد ہی میں انجام دیا جاتا یوں انہیں جنگ کے لئے تیار کیا جاتا، اسی طرح جنگ کے دوران زخمی سپاہیوں کو اٹھا

کر مسجد میں لایا جاتا اور وہاں ان کی مرہم پٹی کی جاتی۔ غرض یہ کہ مسجد نبویﷺ ہر لحاظ سے مدینہ کی ریاست کا اہم ترین ستون تھی۔ جس نے مختلف اوقات میں مختلف اہم کردار نبھائے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے باوجود مسجد کا احترام اور تقدس پہلی شرط تھا۔ اس بات کی سختی سے ضمانت دی جاتی کہ مسجد میں کسی قسم کی بے ادبی کا احتمال نہ ہوا۔۳۰

اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ مسجد نبویﷺ کا نبی اکرمﷺ کی مذہبی، سیاسی اور سماجی زندگی میں کردار لازوال تھا۔ مسجد نبوی کو مثال بنائے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام صرف دین کی تبلیغ کی دعوت ہی نہیں دیتا بلکہ اپنے پیروکاروں کو سماجی، سیاسی، تجارتی، معاشی اور برادرانہ سلسلے کے بارے میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مسجد مسلمانوں کی عبادت کی مقدس جگہ کے طور پر قیامت تک استعمال ہوتی رہے گی جہاں وہ عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے سماجی معاملات کو بھی اسلام کی روشنی میں ادا کر سکتے ہیں۔

حرفِ آخر:

درج بالا حقائق سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مسجد ہمیشہ سے اسلامی سرگرمیوں کا مرکز رہی ہے۔ دوسرے مذاہب کے مقدس مقامات کے برعکس یہ نہ صرف عبادت کی جگہ تھی بلکہ قرآن و سنت کے مطابق اسلامی ریاست کو چلانے والے تمام امور کا مرکز بھی تھی۔ اسلامی ریاست جن اصولوں پر قائم ہے ان کا قرآن و سنت کے مطابق اہتمام کرنا اور اسلامی ریاست کے اہم ستون کی حیثیت سے کثیر الافعال کردار ادا کرنا مسجد کے اولین فرائض میں شامل تھا۔ نبی پاکﷺ نے مدینہ ہجرت کے بعد اسلامی ریاست کی بنیاد ڈالی تو اس کا مرکز ایک مسجد کو قرار دیا۔ مسجد کے Multidimensional کردار نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی ریاست کے ستون اپنے فرائض کے حوالے سے بالکل بھی محدود نہیں ہیں۔ اگرچہ مسجد نبویﷺ ایک سادہ سی عمارت پر مشتمل تھی تاہم اس نے حضورﷺ کی زندگی میں بہت سے کردار نبھائے مثلاً مدینہ کی ریاست کی پارلیمنٹ، صدر دفتر، عدالت عظمیٰ، درسگاہ، مسافروں، نادار افراد کی پناہ گاہ اور ثقافتی سرگرمیوں کی مرکز وغیرہ۔

حضورﷺ کی شفیق قیادت میں ایک بے راہ بگڑی ہوئی، جھگڑالو، جاہل اور قبیلوں میں منقسم قوم کو دنیا کی سب سے مہذب قوم بنا دیا گیا جس نے اللہ کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلایا اور یوں اسلام کی روشنی عرب سے نکل کر پورے ایشیا اور افریقہ تک پھیل گئی۔

لیکن بدقسمتی سے مسجد کے کردار کو آج صرف نماز کی ادائیگی تک محدود کر دیا گیا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ آج مسلمان اپنے مرکز (مسجد) سے دوری اختیار کیے ہوئے ہیں، نتیجتاً وہ زوال کا شکار ہو رہے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں نے ریاستی امور کے فیصلے مسجد کی بجائے محلوں میں کرنے شروع کیے تو ان کے اقتدار سے برکت اُٹھ گئی۔ آہستہ آہستہ مسلمان حکمرانوں نے اپنے آپ کو صرف جمعہ کے خطبے تک محدود کر دیا اور پھر مرکزی دفتر مسجد سے الگ تعمیر کروا دیئے۔ آج مسجد کو صرف پانچ وقت کی نماز کے لئے محدود کر دیا ہے اور ہر نماز کے ادا ہوتے ہی مسجد کو تالا لگا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ مسجد کا سماجی، سیاسی، معاشرتی کردار بالکل محدود ہو گیا ہے۔ اس کی فلاحی حیثیت تقریباً ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ادارہ اسی طرح سے دوبارہ استعمال میں ہو جیسے نبی اکرمﷺ کی زندگی میں کیا جاتا تھا۔

حوالہ جات

1. Sameen Ahmed Khan, Role of Mosque and Education in Islam, (Bangalore: Young Muslim Digest Publishers, 2015), p. 3.
2. Belthershazzar & Abednego, The Mosque and its Role in Society www.islaminstitute.de/uploads (accessed on August 5, 2016)

۳۔ صحیح البخاری، ۳۳۵

4. Aisha Stacey, *What is a Mosque*, Islam religion.com Retrieved on May 20, 2012
5. Ibid.
6. The Americn Heritage Distionry of the English Language, 4th edition (New York: Houghton Miflin Company, 2000), p. 334
7. Noor-ul-Huda, *Mosque or Masjid*, Retrieved on February 29, 2016
8. Sameen Ahmed Khan, *Role of Mosque and Education in Islam*, p.3
9. *What is the Role o Mosque in Islam?* Jerusalem.com/articles

(Retrieved on October 10, 2010)

10. Mohammad Abdullah, "Role of Masjid in Muslim Society", Dawn, August 17, 2011

۱۱۔ ا ل فتوی، والیم، ۳۵، ص۔ ۳۹

12. Mohammad Abdullah, Role of Masjid in Muslim Society, Dawn, August 17, 2011

۱۳۔ سورۃ توبہ، آیت نمبر: ۱۸

۱۴۔ مسلم بخاری، ۵۳۳

15. Yaqoob Hassan, *Temples, Churches and Mosques* (Madras: G.A Natesan & Company Publishers, 1965), p.129

16. Aziz ur Rehman, *History of Jamia Masjid* (Delhi: Roxy Press, 1936), p. 53

۱۷۔ سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۶

۱۸۔ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۶

19. Karen Armstrong, *Islam: A Short History* (New York: The Modern Library, 2000), p.11

۲۰۔ سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۴

21. Ludwing Adamec, *Historical Dictionary of Islam,* 2nd edition (Maryland: Scarce Crow Press, 2009), p.102

22. Syed Ahmad Iskandar Ariffin, *Architectural Conservtion in Islam: Case Study of Prophet's Mosque* (London: Penerbit UTM Publishers, 2005), p.50

23. Ludwing Adamec, *Historical Dictionary of Islam,* p.104

۲۴۔ صحیح البخاری، ۱۱۱۵

۲۵۔ صحیح البخاری، ۱۱۱۶

26. Aziz ur Rehman, *History of Jamia Masjid,* p. 59

27. Ibid.

28. Hafiz Ubedullah, *An Analytical Study of Construction, Enlargement & Importance of Masjid Nabvi (SAW)* (From the Day of Foundation to the Role of Shah Fahad Bin Abdul Aziz), Ph.d Diss. Jamshoro: University of Sindh, 2013), p.31

29. Aziz Channa, "The Importance of Mosque in Islam", Sindh University Research Journal: Arts series Humanities & Social sciences, 1985, p.125

30. Ibid.

31. Aziz ur Rehman, *History of Jamia Masjid*, p. 60